سوال

(65) اَلیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡھُونِ سے کون سا دن مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَو تَرىٰ إِذِ الظّـٰلِمونَ فى غَمَر‌ٰتِ المَوتِ وَالمَلـٰئِكَةُ باسِطوا أَيديهِم أَخرِ‌جوا أَنفُسَكُمُ اليَومَ تُجزَونَ عَذابَ الهونِ بِما كُنتُم تَقولونَ عَلَى اللَّهِ غَيرَ‌ الحَقِّ وَكُنتُم عَن ءايـٰتِهِ تَستَكبِر‌ونَ ٩٣ ... سورة الانعام

اس آیت میں أَخۡرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ ٱلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ ٱلۡهُونِ میں اَلۡیَوۡمَ سے کون سا دن مراد ہے/عذاب قبر کے بعض منکرین کا خیال ہے کہ اس اَلۡیَوۡمَ سے روزِقیامت مراد ہے کیونکہ یہ لفظ قرآن میں متعدد مقامات پر حشر کے دن کے لیے استعمال ہوا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ الانعام میں آنے والے لفظ اَلۡیَوۡمَ سے مرادانسان کا یوم وفات ہے۔ اسی دن سے انسان کے عالم برزخ میں عذاب وثواب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ بہت سے ائمہ دین اور مفسرین نے اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ ٱلۡهُونِ کو عذاب قبر کے ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اکثر معروف تفاسیر میں یہ استدلال موجود ہے۔

محترم بھائی محمد ارشد کمال منکرین عذاب قبر کے اشکال کی تردید میں لفظ اَلۡیَوۡمَ کے متعدد قرآنی ستعمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

یاد رہے کہ اَلۡیَوۡمَ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ جیسا کہ سورۃ المعارج (آیت : 44) اور النبا (آیت : 39) میں قرینہ موجود ہے جو اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہاں اَلۡیَوۡمَ سے مراد قیامت ہی کا دن ہے۔

مگر جہاں کوئی ایسا قرینہ نہ پایا جائے تو وہاں اَلۡیَوۡمَ سے وہی دن مراد ہوگا جس کی بات ہو رہی ہے۔

اگر معترضین ہمارے بیان کردہ جواب کو تسلیم نہیں کرتے، تو پھر ذرا بتائیں کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی اَلۡیَوۡمَ کا لفظ آیا ہے، کیا اس سے مراد صرف حشر اور قیامت ہی کا دن ہے؟

ہر جگہ اَلۡیَوۡمَ سے قیامت کا دن مراد لینا سراسر جہالت ہے، مثلا :

الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینًا ۳ ... سورۃ المائدۃ

’’آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔‘‘

عذاب قبر کے منکرین بتائیں کہ کیا یہاں الیَوم سے مراد قیامت کا دن ہے؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو پھر مطلب یہ ہوا کہ تمہارا دین اسلام اب نامکمل اور ناقص ہے، یعنی اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، یہ قیامت کے دن ہی مکمل ہوگا۔ فیا للعجب

قیامت کے دن مکمل کرنے کا فائدہ۔ اور اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو ماننا پڑے گا کہ سورۃ الانعام میں الیَوم سے مراد دنیا سے رخصت ہونے کا دن ہے۔

ایسے ہی ایک اور مثال۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیَوم أُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَات

’’آج کے دن پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔‘‘

بتائیے کہ یہاں الیَوم سے کون سا دن مراد ہے؟

معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جہاں الیَوم سے مراد قیامت کا دن ہے، وہاں اس کے ساتھ کوئی قرینہ موجود ہے۔ لیکن جہاں الیَوم کا لفظ مطلق ہو، وہاں اس سے ’’آج کا دن‘‘ (جس دن کی بات ہو رہی ہے) ہی مراد ہے۔ (عذاب قبر، ص: 82-83)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ:201

محدث فتویٰ